إن الدين عند الله الإسلام

# ترجمان اسلام

ہفت روزہ

لاہور




## آہ مولوی شمس الدینؒ آہ

دے گیا نذرانہ وہ جمہوریت کو جان کا
وہ جری انساں، مجاہد تھا بلوچستان کا
مرتے دم تک آمرانِ وقت سے لڑتا رہا
قتل "شمس الدینؒ کا" ہے قتل ہر انسان کا
پہلے بھی ہم سے نہ کوئی چارہ جوئی ہو سکی
خامشی سے ہم نے دیکھا، قتل پاکستان کا
لٹ نہ جائیں پھر نشیمن، بجھ نہ جائیں پھر چراغ
کوئٹے کا شور بھی، اک شور ہے طوفان کا

جس نے ایماں کو نہ بیچا سیم و زر کے واسطے
مرثیہ ہے میرے لب پر اس عظیم انسان کا

حبیب جالب

یادِ رفتگان

از شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صاحب

# حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ضلع مظفر نگر، تحصیل کیرانہ میں مظفر نگر سے ۱۸ میل دور شمال مغرب میں پختہ سڑک پر راجہ بھیم کے نام سے ایک قصبہ آباد ہے جس کا نام تھانہ بھیم تھا۔ جو بعد کو تھانہ بھون کے نام سے مشہور ہوا۔ مسلمانوں نے اس کا نام محمد پور رکھا تھا مگر مشہور نہ ہو سکا اور جہاد ۱۸۵۷ء میں یہ قصبہ مجاہدین کا مرکز رہا۔ جناب قاضی محبوب علی خان صاحبؒ اور ان کے بھتیجے قاضی عنایت علی خانؒ کی زیر قیادت مجاہدین نے یہاں سے اٹھ کر جہاد کیا اور تحصیل کیرانہ اور پھر شاملی پر قبضہ کر لیا۔ یہ قصبہ اور اس کے ملحقہ قصبات بڑے مردم خیز اور تعلیم دین کے بڑے ادارے تھے۔ اس قصبہ تھانہ بھون میں ۵ ربیع الثانی ۱۲۸۰ ہجری بدھ کے دن بوقت صبح صادق حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحبؒ پیدا ہوئے والد ماجد کا نام منشی عبد الحقؒ تھا اور کئی پشتوں پر یہ سلسلہ نسب حضرت عمرؓ بن الخطاب سے جا ملتا ہے اور ننھیال کی طرف سے آپ حضرت علیؓ سے جا ملتے ہیں آپ کی پیدائش کا مادۂ تاریخ کرمِ عظیم ۱۲۸۰ ہجری ہے آپ کے نانا میر نجابت علی خانؒ تھے۔ جو اعلیٰ درجہ کے فارسی دان اور حاضر جواب بزرگ تھے۔ حضرت تھانویؒ کی ولادت کے چودہ ماہ بعد ایک اور لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام اکبر علی رکھا گیا۔ جنہوں نے انگریزی زبان میں بڑی دسترس حاصل کی۔ پانچ سال کی عمر میں حضرت تھانویؒ کی والدہ ماجدہؒ کا انتقال ہو گیا اور پھر والد مرحوم ہی پدری شفقت کے ساتھ مادری شفقت کا فریضہ انجام دیتے رہے۔

ابتدائی تعلیم میرٹھ میں ہوئی۔ اور فارسی کی ابتدائی کتابیں وہیں پڑھیں اور قرآن کریم جناب حافظ حسین علی صاحبؒ سے یاد کیا۔ پھر تھانہ بھون آ کر حضرت مولانا فتح محمد صاحبؒ سے عربی کی ابتدائی کتابیں اور فارسی کی انتہائی کتابیں پڑھیں۔ اس کے بعد آخر ذوالقعدہ ۱۲۹۵ ہجری میں دار العلوم دیوبند پہنچ کر بقیہ نصاب کی حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ اور شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحبؒ وغیرہ جیّد اساتذہ کرام سے تکمیل کی۔ صفر ۱۳۰۱ ہجری میں کانپور میں مدرسہ فیض عام میں ۲۵ روپے ماہانہ پر مدرس ہوئے اور اونچے درجہ کی کتابیں آپ نے عمدہ طریقہ سے پڑھائیں سب نے آپ کا سکہ مان لیا۔ آخر صفر ۱۳۱۵ ہجری میں کانپور سے تھانہ بھون مستقل سکونت اختیار کر لی اور پھر مدت العمر تھانہ بھون ہی میں ظاہری اور باطنی علوم کی نشر و اشاعت کرتے رہے اور کئی سو کتابیں تصنیف فرما کر حکیم الامت کا خطاب پایا۔

(یہ لقب سب سے پہلے مولانا مرزا محمد بیگؒ مالک محبوب المطابع دہلی نے تجویز کیا جس طرح حضرت مولانا عبد الحکیم سیالکوٹیؒ (المتوفی ۱۰۷۰ ہجری) نے حضرت احمد سرہندیؒ کو مجدد الف ثانی کا لقب دیا تھا اور پھر ساری دنیا کی زبان پر یہ لقب جاری ہو گیا۔ جو ان کی اصلاحی کارناموں پر دلالت کرتا ہے) اور خلق خدا کی علمی اور روحانی پیاس بجھائی اور بیعت حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ سے کی ہے پہلا حج حضرت حکیم الامتؒ نے اپنے والد مکرمؒ کی معیت میں ۱۳۰۱ ہجری میں کیا۔ اس کے بعد والد محترمؒ کی وفات کے بعد ۱۳۱۰ ہجری میں دوسرا حج کیا۔

اور چھ ماہ اپنے مرشد کامل حضرت حاجی صاحبؒ کی خدمت اقدس میں رہ کر شایان شان استفادہ کیا اور ۱۳۱۱ ہجری کو پھر واپس کانپور مدرسہ جامع العلوم تشریف لائے۔ اور پھر صفر ۱۳۱۵ ہجری میں تھانہ بھون تشریف لے گئے۔ اور خلق خدا کی دینی تربیت اور تصنیف کتب میں مصروف ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی کتابوں کو وہ مقبولیت دی جو اس زمانہ میں کسی اور کو حاصل نہ ہوئی چنانچہ ایک بزرگ جناب شریف احمد صاحب ساکن گنج پوری تحصیل و ضلع کرنال نے ایک خواب دیکھا۔ جس میں انہوں نے جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات خلفاء راشدینؓ کی زیارت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا کہ اس کو قریب آنے دو یہ یہ اشرف علی صاحب کا خادم ہے۔ اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شریف احمد صاحب کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اشرف علی صاحب کی کتابوں پر عمل کرتے رہنا اور دوسروں کے کہنے سے مت رکنا (ملحضہ مقدمہ بوادر النوادر ص ۵۰) آپ نے دو شادیاں کیں مگر اولاد کوئی نہیں ہوئی گو جسمانی اولاد تو حاصل نہیں ہوئی مگر روحانی اولاد اس کثرت سے ہے کہ احصاء و شمار سے باہر ہے۔ جب والد محترم نے حکیم الامتؒ کو عربی کی تعلیم میں اور دوسرے بھائی اکبر علی صاحبؒ کو انگریزی میں لگایا کیونکہ والد محترم دونوں کی استعداد کو تاڑ گئے تھے کہ ان کا مزاج اور طبیعت کا فطری رُخ ہی یہی ہے۔ تو حضرت حکیم الامتؒ کی محترمہ چچی صاحبہؒ نے ان کے والد سے کہا کہ ایک کو تو انگریزی پر لگا دیا یہ تو کما کھائے گا۔ لیکن دوسرے کو عربی میں لگا دیا ہے یہ بھلا کیا کما کھائے گا؟ لیکن ان کو کیا معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حکیم الامتؒ کو کس طرح حلال روزی سے نوازا اور حیات طیبہ عطا فرمائی بالآخر منگل کی رات ۱۷ رجب ۲۰ جولائی ۱۹۴۳ء بمطابق ۱۳۶۲ ہجری آپ ۸۲ سال ۳ ماہ اور ۱۱ دن کی عمر پا کر دنیا سے رخصت ہو گئے اور دیکھنے والوں نے دیکھا اور مسلسل دیکھا کہ وفات سے قبل آپ کی درمیانی اور شہادت کی انگلی کے درمیان سے ہتھیلی کی پشت سے ایک تیز روشنی نکلتی تھی جس کے سامنے برقی قمقمے ماند پڑ جاتے تھے یہ ان کی ان تحریری خدمت کا صلہ ہے جس سے رہتی دنیا تک لوگ استفادہ کرتے رہیں گے۔

ہندوستان کے نامور اور مشہور علماء کرام میں سے جو اپنے دور میں علوم شریعت و طریقت میں اپنی نظیر آپ تھے۔ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ بھی تھے۔ جنکی ساری زندگی مذہب اسلام کی نشر و اشاعت اور مخلوق خدا کی اصلاح اور بہتری میں گذری اور جنہوں نے قرآن کی تفسیر سے لے کر ایک معمولی مسئلہ تک جو چھوٹی بڑی کتابیں اور رسالے لکھے ان کی تعداد تقریباً ایک ہزار سے اوپر ہے (اور ایک اندازہ کے مطابق ۱۳ سو سے متجاوز ہے) اور پاک و ہند میں سینکڑوں ہی نہیں بلکہ ہزاروں جیّد علماء کرامؒ ان سے روحانی فیض حاصل کر کے ان کے خلفاء کے زمرہ میں شامل ہوئے۔ اور اپنے اپنے حلقہ میں عوام کی روحانی پیاس کو بجھاتے رہے اور اب بھی بفضلہ تعالیٰ بے شمار حضرات موجود ہیں جو شمع رشد و ہدایت کو بادِ مخالف میں بھی فروزاں کئے ہوئے ہیں۔

## مولانا محمد زاہد الیکشن لڑیں گے

حضرت مولانا سید شمس الدین شہیدؒ کی المناک شہادت سے صوبائی اسمبلی کی خالی ہونے والی نشست پر حضرت مولانا شہید کے والد محترم اور بزرگ عالم دین حضرت مولانا سید محمد زاہد صاحب جمعیت علماء اسلام کے ٹکٹ پر الیکشن لڑیں گے مولانا موصوف نے کاغذات نامزدگی داخل کر دیئے ہیں اور الیکشن ۵ مئی کو ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

مدیر
زاہد الراشدی

جلد ۱۷ | جمعہ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۷۴ء - قیمت ۵۰ پیسے | شمارہ ۱۵

# پرنالہ وہیں بہے گا

وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو نے ۱۳ اپریل کو بالآخر وہ اعلان کر ہی دیا جس کا قوم کو گزشتہ پون سال سے انتظار کرایا جا رہا تھا اور جس کے بارے میں وسیع پروپیگنڈا کے ذریعہ اس قدر سسپنس پیدا کر دیا گیا تھا کہ (ملک کے سنجیدہ سیاسی حلقوں کے سوا) اعلان تاشقند کی طرح اعلانِ بلوچستان بھی عوام کی توجہات کا مرکز اور اخبارات و رسائل میں موضوع بحث بن چکا تھا اور خود وزیر اعظم نے اس کے بارے میں یہاں تک کہہ دیا تھا کہ اس اعلان سے تمام حلقے مطمئن ہو جائیں گے۔ لیکن اس قدر زور و شور اور جوش و خروش کے بعد جب دو روزہ بلوچستان سرکاری کانفرنس کے اختتام پر یہ "اعلان بلوچستان" ظہور پذیر ہوا تو ہمارے اس خدشہ نے حقیقت کا روپ دھار لیا۔ جس کا اظہار ہم گزشتہ شمارہ میں کر چکے ہیں کہ:-

"اب دیکھئے وزیر اعظم کا "اعلان بلوچستان" بلوچ عوام کو امن و انصاف کی نوید دیتا ہے یا بھٹو صاحب کی مخصوص سیاسی حکمت عملی پر نیا خوشنما لیبل ثابت ہوتا ہے"؟

بھٹو صاحب نے اس "اعلان بلوچستان" میں جو کچھ فرمایا ہے۔ اس کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

۱- بلوچستان میں فوجی کاروائی ہو رہی ہے اور پہلی بار سرکاری طور پر اس کا اعتراف کیا گیا ہے۔

۲- سول انتظامیہ جب تک تشفی کے ساتھ "ترقیاتی کاموں" کی ذمہ داریاں سنبھال نہیں لیتی، فوج یہ خدمات سرانجام دیتی رہے گی، البتہ ۱۵ مئی سے سول انتظامیہ کے لئے کی جانے والی فوجی کاروائیاں بند کر دی جائیں گی۔

۳- جو لوگ سنگین کارناموں میں ملوث نہیں، ان کو رہا کر دیا جائے گا اور جو گھروں سے باہر چلے گئے ہیں ان کو عام معافی دے دی جائے گی۔

۴- بلوچستان میں سرداریوں اور قدامت پسند روایات کی خاصی "اصلاح" ہو چکی ہے اور اس طرح عوام کی فلاح و بہبود کا پہلا مرحلہ مکمل کر لیا گیا ہے۔

بھٹو صاحب کے اس اعلان کو بغور ملاحظہ کیا جائے تو الفاظ کے گورکھ دھندے اور بھٹو صاحب کی سیاسی ذہانت کے مظاہر کے سوا اس میں اور کچھ بھی نہیں ملتا۔ اس اعلان میں بڑی چابکدستی سے بلوچستان کی اصل صورت حال کو پس پردہ رکھ کر فوجی کاروائی کو جواز مہیا کرنے کے لئے بوگس اور بے بنیاد دلائل کو حسین الفاظ کا جامہ پہنا دیا گیا ہے۔

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس طرح بلوچستان کا مسئلہ حل ہو جائے گا اور اس نازک مسئلہ کے اُلجھے رہنے کی صورت میں جن خدشات کا اظہار کیا جا رہا ہے، ان کا راستہ بند ہو جائے گا؟

بھٹو صاحب کی سیاسی زیرکی اور چابکدستی میں کلام نہیں لیکن مشکل یہ ہے کہ وہ اس خصوصیت کو ہر مسئلہ کا حل سمجھنے لگ گئے ہیں اور بد قسمتی سے اقتدار کی کرسی پر بیٹھ کر بھٹو صاحب اپنی تمامتر خصوصیات کے باوجود عقل کل کے تصوراتی جال کا شکار ہونے سے اپنے آپ کو بچا نہیں سکے ورنہ مسائل کا حل کچھ مشکل نہیں، خصوصاً بلوچستان کا مسئلہ تو بالکل واضح ہے اور اسی قدر اس کا حل بھی آسان ہے۔ صرف بھٹو صاحب کو "عقل کل" کے خوشنما خول اور پارٹی بازی کی سیاست کے دائرہ سے کچھ دیر کے لئے باہر تشریف لانا ہوگا۔

بلوچستان کا مسئلہ یہ نہیں جیسے بھٹو صاحب نے اعلانِ بلوچستان میں باور کرانے کی ناکام کوشش فرمائی ہے بلکہ اس مظلوم صوبہ کے عوام کا مسئلہ یہ ہے کہ انہوں نے ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں ملک کے دوسرے صوبوں کے عوام کی طرح آزادی کے ساتھ اپنی صوبائی قیادت منتخب کی تھی۔ بھٹو صاحب نے انہیں اس منتخب قیادت سے محروم کر دیا ہے۔ ان کے نمایندوں کو جیل میں ڈال دیا ہے۔ اور سنگین اور گولی کے زور سے انہیں ۱۹۷۰ء کے عوامی فیصلہ سے انحراف کو تسلیم کر لینے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ لیکن وہ مظلوم عوام اپنے آئینی و جمہوری حق سے دستبردار ہونے پر آمادہ نہیں۔ اس صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کیلئے یقیناً بھٹو صاحب کو یہ مسئلہ حل کرنا ہوگا۔ بلوچستان کے عوام کو ان کے حقوق لوٹانے ہونگے ورنہ آئینی، جمہوری اور انسانی حقوق کے جبری تعطل کے فطری رد عمل کی ذمہ داری بھٹو صاحب پر ہوگی۔

ان گذارشات کے بعد ملک کے سیاسی حلقوں سے کی گئی اس گذارش کا ذکر نامناسب نہ ہوگا جو ہم نے ۱۵ مارچ کے شمارہ کی ادارتی معروضات کے اختتام پر کی تھی۔ وہ گذارش یہ تھی:-

"اس موقع پر ہم بھٹو صاحب سے کچھ عرض کرنا تو لاحاصل سمجھتے ہیں البتہ ملک کے سنجیدہ سیاسی حلقوں سے یہ ضرور گذارش کریں گے کہ وہ مسئلہ بلوچستان کی نزاکت کا احساس کریں اور اس کے جمہوری اور سیاسی حل کو قدم بہ قدم پیچھے دھکیلنے والے ہاتھ کو اس وقت سے پہلے پکڑ لیں جب یہ سیاسی حل بھی ہماری دسترس سے باہر ہو جائے گا۔ اللہ تعالےٰ وہ دن ہمیں نہ دکھائیں۔ آمین یا الٰہ العالمین۔ (۱۷ اپریل)

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

مولانا حافظ محمد عبداللہ باغ پونچھ

# سردار عبدالقیوم خاں اور اُن کی اصلاحات

ہفت روزہ "ترجمان اسلام" کے شمارہ نمبر ۱، ۴ جنوری ۱۹۷۴ء کی اشاعت میں "مظفر آباد طوفانی سیاست کی زد میں" کے عنوان سے جناب اشفاق احمد ہاشمی کا ایک مضمون نظر سے گذرا۔ موصوف نے جو کچھ اس میں تحریر کیا ہے وہ کہاں تک حقیقت و صداقت سے ہمکنار ہے؟ ہمیں اس تفصیل سے نہ کوئی دلچسپی ہے۔ نہ ضرورت! البتہ بعض ایسی بے بنیاد باتیں انہوں نے لکھی ہیں جو نہ صرف ہمارے نزدیک بلکہ ہر محب وطن کے نزدیک قابل اعتراض ہیں۔ موصوف نے بعض سیاسی جماعتوں پر تبصرہ کرتے ہوئے سردار عبدالقیوم خاں صاحب کے بارے میں الزامات کی ایک فہرست پیش کی ہے۔ جن کو اس شمارے میں دیکھا جا سکتا ہے۔ سردار صاحب پر اپنی جگہ ہمیں بھی اعتراض ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہاشمی صاحب کے عائد کردہ الزامات سے یہی تاثر قائم ہوتا ہے کہ سردار صاحب اس لئے گنہگار ہیں کہ وہ ایک سچے مسلمان ہیں۔ دین اسلام پر عمل کرنے اور عمل کرانے کے اصول پر کاربند ہیں۔ وہ اسلام کو بحیثیت نظام زندگی دیکھنے کے متمنی ہیں۔ ہاشمی صاحب اگر غور کرتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ سردار صاحب نے محض اسلام کا نام ہی استعمال نہیں کیا بلکہ اس مقصد کے لئے انہوں نے ابتدائی کام بھی کیا ہے۔

ان سے قبل جتنے صدر گزرے ہیں وہ سب ہی کرسی صدارت پر اسلام کے نام سے رونق افروز ہوئے تھے۔ لیکن جب یہ مقصد حل ہو گیا تو ان کے نزدیک اسلام کی ضرورت بھی ختم ہو گئی۔ آزاد کشمیر کے لوگ نیک اور سچے مسلمان ہیں جو ہر مسئلہ میں شریعت کے قانون کو سامنے رکھتے ہیں۔ اسی ضرورت کے لئے شروع میں محکمہ افتاء قائم کیا گیا تھا تاکہ وہ لوگوں کی دینی رہنمائی کر سکے لیکن محکمہ کے قائم ہونے کے کچھ عرصہ بعد اس وقت کی حکومت نے اس کو ختم کرنا چاہا۔ لیکن جب اس میں کچھ اندیشہ محسوس ہوا تو یہ قانون بنایا گیا کہ جو آسامی خالی ہو جائے اس کو پُر نہیں کیا جائے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند آسامیوں کے علاوہ اکثر آسامیاں خالی پڑی رہیں۔ لیکن سردار صاحب نے کرسی صدارت پر بیٹھنے کے بعد اس ضرورت کو محسوس کر کے نہ صرف خالی آسامیوں کو پُر کیا بلکہ مزید جگہیں بھی جو بعض تحصیلوں کی زیادتی کی وجہ سے نکل آئیں پُر کیں۔ حقیقت یہ ہے کہ سردار صاحب نے اسلام کا نام زیادہ تر استعمال کرنے کے بجائے عمل سے اس کا اظہار کیا ہے۔ آپ نے شراب پر جس کو ام الخبائث کہا گیا ہے پابندی عائد کی۔ روزہ توڑنے کو قانوناً جرم قرار دیا۔ انگریزی تہذیب سے نفرت پیدا کرنے کے لئے انگریزی لباس کو اتار کر دور پھینکا۔ اسلامی روایات و اقدار کو بحال کرنے کے لئے نصاب تعلیم میں اسلامیات کو لازمی مضمون قرار دیا۔ سرکاری ملازمین کے اندر صحیح دینی روح پیدا کرنے کے لئے درس قرآن پاک کا اجراء کیا۔ اسکولوں میں قرآن صحیح طریقہ پر پڑھانے کے لئے قراء حضرات کی تقرریاں کیں۔ عوام میں دینی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے ابتدائی قدم کے طور پر آئمہ کرام کو تربیت دی۔ دینی تعلیم کے ذرائع عام کئے۔ دینی مدارس کی تعمیر و ترقی کے لئے آپ نے کافی حد تک حصہ لیا۔ اسی طرح کے بیشتر امور کے علاوہ آپ اسلامی قوانین کے نفاذ کا بھی تہیہ کر چکے ہیں کیا ہاشمی صاحب بتلا سکتے ہیں کہ دینی محاذ پر پچیس سال کے عرصہ میں اتنا کام کسی سابقہ صدر نے کیا ہے؟ یہ الگ بات ہے کہ ہمارے نزدیک یہ ابھی منزل نہیں ہے بلکہ اس کی جانب ایک صحیح قدم ہے۔ لیکن اس سے پہلے تو یہ رخ بھی ظاہر نہ تھا پھر بھی ہاشمی صاحب کے نزدیک اگر سردار صاحب

(باقی صفحہ ۔۔ پر)

# کاروانِ جمعیۃ منزل بہ منزل

## قائد جمعیۃ کے اعزاز میں استقبالیہ

مورخہ ۲ اپریل بعد نماز عصر حیدر آباد کے ایک شاندار ہوٹل ریسٹورنٹ میں جمعیۃ خدام الاسلام و جمعیۃ طلباء اسلام حیدر آباد کی جانب سے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی خدمت میں ایک استقبالیہ دیا گیا جس میں مرکزی اکابرین جمعیۃ کے علاوہ صوبہ سندھ، پنجاب سرحد و بلوچستان کے اکابرین نے شرکت فرمائی۔ کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد جمعیۃ خدام الاسلام حیدر آباد کے جنرل سیکرٹری مظفر علی نے اپنی مختصر سی تقریر میں اکابرین جمعیۃ کو خراج تحسین پیش کیا اور استقبالیہ میں شرکت کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ نیز جمعیۃ خدام الاسلام کی جانب سے جمعیۃ طلباء اسلام حیدر آباد کو ہر ممکن تعاون کا یقین دلاتے ہوئے کہا کہ چونکہ جمعیۃ طلباء اسلام کے منشور میں غیر طلباء رکن نہیں بن سکتے ہیں۔ اس لئے ہم نے تین سال قبل جمعیۃ خدام الاسلام کے نام سے یہ تنظیم قائم کی اور اب تک یہ تنظیم ترقی پر گامزن ہے اور حیدر آباد شہر میں یہ وہ واحد تنظیم ہے جو جمعیۃ علماء اسلام کے تمام پروگرام کے انتظامات کرتی ہے۔

متحدہ جمہوری محاذ کے جلسہ و جلوس میں جمعیۃ خدام الاسلام کے اراکین نے زبردست خدمات انجام دیں اور حیدر آباد شہر میں جمعیۃ علماء اسلام کی شہرت کو چار چاند لگانے میں اہم کردار ادا کرتی رہی۔

اس کے بعد جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری سید مطلوب علی زیدی صاحب نے اپنی تقریر میں جمعیۃ خدام الاسلام کی شاندار خدمات اور تعاون پر شکریہ ادا کیا۔ اور جمعیۃ طلباء اسلام کے اغراض و مقاصد پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

پھر جمعیۃ خدام الاسلام و جمعیۃ طلباء اسلام کی جانب سے جمعیۃ طلبائے اسلام حیدر آباد کے صدر جناب بشیر احمد صاحب نے سپاسنامہ پیش کیا جس میں اکابرین جمعیۃ کی شرکت پر خوشی کا اظہار کیا اور اکابرین جمعیۃ کے تعاون پر اور ان کی کارکردگی پر مسرت کا اظہار کیا اور یقین دلایا کہ یہ دونوں تنظیمیں اپنے اکابرین کے نقش قدم پر چلتی رہیں گی۔ سب سے آخر میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے جمعیۃ خدام الاسلام و جمعیۃ طلباء اسلام حیدر آباد کے تعاون پر خوشی کا اظہار کیا۔ جمعیۃ خدام الاسلام کی خدمات پر شاندار خراج تحسین پیش کیا۔ استقبالیہ میں شرکت پر دلی خوشی کا اظہار کیا اور حالات حاضرہ پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

مفتی صاحب کی تقریر کے بعد نماز مغرب وہیں ادا کی گئی اور مفتی صاحب نے امامت فرمائی۔ نماز کے بعد کچھ کھانے پینے کا اہتمام ہوا۔ جس میں مفتی صاحب نے فرمایا کہ استقبالیہ کا انتظام، جگہ کا انتخاب اور بڑی تعداد میں اسکول، کالج کے طلباء کی شرکت پر مجھے بڑی خوشی ہوئی اور اس انتخاب کرنے پر میں ان بچوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

# دیندار عناصر متحد ہو کر اسلامی نظام کیلئے جدوجہد کریں

## پاکستان کو غیر دینی بنیادوں پر چلایا جا رہا ہے (صاحبزادہ عبدالباری جان)

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے جنرل سیکرٹری صاحبزادہ عبدالباری جان نے ایک بیان میں نئے آئین کے نفاذ کے بعد آئین میں اسلامی دفعات سے مسلسل گریز کی پالیسی کی سخت مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ پاکستان کے آئین میں اسلام کو سرکاری مذہب کی حیثیت سے جو مقام دیا گیا ہے اسے نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اور اس سے اگر ایک طرف آئین کے تقدس پر زد پڑتی ہے تو دوسری طرف ملک میں غیر آئینی رجحانات کو برابر تقویت پہنچتی ہے صاحبزادہ صاحب نے کہا۔ آئین میں پاکستان کو ایک اسلامی سٹیٹ کی حیثیت حاصل ہے۔ لیکن اس کے باوجود ایک سیکولر سٹیٹ کے خطوط پر ملک کو چلایا جا رہا ہے جو آگے چل کر اسلامی حیثیت کے لئے کسی بھی وقت خطرہ بن سکتا ہے۔ انہوں نے کہا۔ اسلامی اقدار کے فروغ کے لئے برسر اقتدار پارٹی کے بعض افراد کی طرف سے جو بلند بانگ دعوے کئے جا رہے ہیں، دنیا کے گوشہ گوشہ میں مسلمانوں کو اقلیت کی حیثیت سے بھی پرسنل لاء کا تحفظ حاصل ہے۔ انہوں نے ملک میں اسلامی قدروں کے نشوونما کے لئے کام کرنے والوں پر زور دیا کہ وہ متحد ہو کر ملک میں آئین کی حکمرانی اور اسلامی دفعات کو موثر بنانے کیلئے کام کریں۔

## حضرت درخواستی نے دار الحدیث کا سنگ بنیاد رکھا

سکھر (نمایندہ خصوصی) مدرسہ عربیہ ارشاد القرآن کا سالانہ جلسہ گذشتہ دنوں لنوہر و گوٹھ سکھر میں بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ حضرت درخواستی نے طلباء کرام کی دستار بندی کروائی اور دار الحدیث کا سنگ بنیاد بھی رکھا۔ اور اس میں حضرت نے خود چندہ مرحمت فرمایا اور مخیر حضرات سے تعاون کی اپیل بھی کی۔ اس جلسہ میں حضرت درخواستی کے علاوہ مولانا عبداشکور دین پوری مولانا عبدالکریم بیر شریف۔ مولانا محمد شاہ امروٹی، مولانا محمد عالم جرار بھوپڑ اور متعدد علماء کرام نے شرکت کی۔

## ہمدرد پریس سکھر بحال ہو گیا

سکھر (نمایندہ خصوصی) گذشتہ دنوں حکومت سندھ نے اپنے ایک خصوصی حکم کے ذریعہ ہمدرد پریس سکھر کو بحال کر دیا اور اس کے مہتمم مالک حاجی شاہ محمد کو بھی رہا کر دیا ہے۔

## دین اور شعائر دین کے ساتھ استہزا کرنے پر سزا دی جائے

کراچی (نمائندہ خصوصی) حنفیہ جامع مسجد بلدیہ ٹاؤن کے خطیب مولانا حسین احمد نے ایک بیان میں شیخوپورہ میں ایک عالم دین کے ساتھ شیعہ فرقہ کے افراد کی جانب سے گستاخی پر بے حد غم و غصہ کا اظہار کیا ہے اور دین کے ساتھ استہزاء کرنے والوں کو متنبہ کیا ہے کہ وہ اپنی ان ذلیل حرکتوں سے باز آجائیں ورنہ ملک کا یہ بچا کھچا ٹکڑا بھی باقی نہیں رہ سکتا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ آئندہ اس قسم کی گستاخی کے سد باب کے لئے مؤثر اقدامات کرے۔

## دار الحدیث کی تعمیر کیلئے امداد کی اپیل

حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نے ۴ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ کو مدرسہ عربیہ ارشاد القرآن کے دار الحدیث کا سنگ بنیاد رکھا اور خود اپنی جیب سے چندہ مرحمت فرمایا۔

اس دار الحدیث کی تعمیر کے لئے نقد رقوم اور تعمیراتی سامان کی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے اہل خیر حضرات اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

پتہ (مولانا) علی مراد مہر۔ مہتمم مدرسہ عربیہ ارشاد القرآن گوٹھ لنوہر
پوسٹ عبدہ ضلع سکھر سندھ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

## حاجی محمد زمان اچکزئی کی مصروفیات

اسلام آباد۔ ۹ اپریل ۷۴ء۔ جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان و سینیٹر حاجی محمد زمان خان اچکزئی مورخہ ۲۰ مارچ ۷۴ء سے ۸ اپریل تک حضرت مولانا مفتی محمود صاحب جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ہمراہ سنجن آباد۔ ساہیوال، لاہور، سکھر، حیدر آباد، کراچی اور لائلپور کے دورے پر رہے۔ انہوں نے سکھر اور حیدر آباد کے کنونشنوں میں شرکت کی اور مختلف جلسوں میں شریک رہے۔ وہ ۸ اپریل کو لائلپور سے بذریعہ ہوائی جہاز اسلام آباد پہنچے۔

## عبدالرشید ترابی کی رکنیت ختم کر دی گئی

جمعیۃ طلباء اسلام جموں و کشمیر کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات جناب میاں محمد طاسین اظہر نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ کچھ عرصہ قبل بعض عناصر نے اختلافات ڈال کر جمعیۃ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے کل آزاد جموں و کشمیر جمعیۃ طلباء اسلام اور جمعیۃ طلباء اسلام آزاد جموں و کشمیر کے نام سے جمعیۃ کے دو متحارب گروپ قائم کرا دیئے تھے لیکن جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر کے صدر حضرت مولانا محمد یوسف مدظلہ نے دونوں تنظیموں کو راولاکوٹ میں بلا کر یہ ہدایت کی تھی کہ دونوں تنظیمیں فوراً متحد ہو جائیں چنانچہ کچھ عرصہ بعد دونوں گروپوں کی ایک مشترکہ اتحاد کمیٹی بنائی تاکہ دونوں تنظیموں کو مدغم کرنے میں مدد مل سکے جس کے رکن عبدالمجید صاحب نائب صدر مرکزی عبدالخالق اور چوہدری محمد ضیاء الرحمٰن صاحب جمعیۃ طلباء اسلام آزاد جموں و کشمیر محمد آزاد مرکزی نائب صدر، محمد اسحاق عبدالرحیم ثاقب جنرل سیکرٹری جمعیۃ طلباء اسلام کل آزاد جموں و کشمیر ہیں۔ الحمد للہ یہ حضرات جماعت کو متحد کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اب جمعیۃ طلباء اسلام جموں و کشمیر کے نام سے جمعیۃ کچھ عرصہ سے آزاد کشمیر میں سرگرم عمل ہے مگر اب بھی وہی عناصر اپنی مذموم حرکتوں میں مصروف تھے جس کے پیش نظر رشید ترابی کو جمعیۃ کی بنیادی رکنیت سے معطل کر دیا گیا۔ حیرت اس بات کی ہے، یہ حضرات زبان سے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی حمایت اور عمل سے مخالفت کرتے ہیں۔ میں تمام کشمیری طلباء سے بہ زور اپیل کرتا ہوں کہ ایسے شرپسندوں سے ہوشیار رہیں اور ان کے پھندے میں نہ آئیں۔ جن کا مقصد آزاد کشمیر میں طلباء کی اس تحریک کو ناکام بنانا ہے۔

## ہاشمی برادران کا جمعیۃ سے کوئی تعلق نہیں

جمعیۃ طلباء اسلام جموں و کشمیر کے ایک اعلامیہ کے مطابق جمعیۃ کے مرکزی ناظم جناب عبدالرحیم ثاقب نے کہا ہے۔ جناب محمد طفیل ہاشمی اور محمد اشفاق صاحب ہاشمی کا آزاد کشمیر کی جمعیۃ طلبہ اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ ابھی تک اشفاق احمد ہاشمی اور طفیل ہاشمی صاحبان جمعیۃ کے ممبر تک نہیں بنے۔ انہوں نے تمام کشمیری طلباء سے کہا ہے کہ وہ پیشہ ور طالب علم لیڈروں سے اجتناب کریں۔ کیونکہ یہ خود ساختہ لیڈر قبل ازیں آزاد کشمیر میں علماء دیوبند کی متعدد تنظیموں کو (جن کی ہمارے پاس مکمل فہرست موجود ہے) ناکام بنانے کے بعد جمعیۃ کے پلیٹ فارم کو اپنے سیاسی عزائم کی تکمیل کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ جناب عبدالرحیم ثاقب نے تمام طلباء سے اپیل کی ہے کہ وہ باغ کنونشن کو کامیاب کریں تاکہ وہاں پر باطل تنظیموں کی حوصلہ شکنی ہو۔

## مولانا نذیر احمد کو صدمہ

رحیم یار خاں۔ مولانا نذیر احمد صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت کے چچا حاجی محمد امین صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حال ہی میں حج بیت اللہ سے واپس تشریف لائے تھے اور اچانک فوت ہو گئے۔ مرحوم جمعیۃ کے سرگرم کارکن تھے۔ جمعیۃ پنجاب کے نائب امیر مولانا غلام ربانی صاحب جمعیۃ ضلع رحیم یار خاں کے جنرل سیکرٹری مولانا غلام مصطفیٰ چوہدری جمعیۃ کے سیکرٹری اطلاعات عبدالصبور طاہر مولانا رشید احمد لدھیانوی حاجی عبدالرحمٰن صاحب طارق جمعیۃ رحیم یار خاں کے جنرل سیکرٹری قاری حماد اللہ صاحب ثاقب شفیق اور مولانا شبیر احمد عثمانی نے ان کی وفات پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

## مذہبی اداروں سے انصاف کیا جائے

نعمان پورہ باغ۔ جمعیۃ العلماء آزاد جموں و کشمیر نعمان پورہ کے مولانا قاری محمد انور نے ایک اخباری بیان میں اس بات پر انتہائی افسوس کا اظہار کیا ہے کہ حکومت آزاد کشمیر نے سرکاری رقوم تقسیم کرتے وقت دینی اداروں کو محروم رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت آزاد کشمیر نے سکولوں اور کالجوں کی عمارات کی تعمیر کے لئے ڈیڑھ کروڑ روپے مختص کئے۔ مگر مذہبی اور دینی اداروں کو اس سلسلہ میں بالکل محروم کر دیا ہے۔ جو ایک انتہائی افسوسناک امر ہے۔ مولانا محمد انور نے کہا حکومت کا جہاں یہ فرض ہے کہ وہ دنیاوی تعلیم کو فروغ دے وہاں اس سے زیادہ اس کی ذمہ داری ہے کہ مذہب کے تحفظ کے لئے دینی اداروں کی خاطر خواہ حوصلہ افزائی کرے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کے خون اور پسینہ سے کمائی ہوئی دولت صرف انہی کی ضروریات میں صرف کی جائے۔

---

محمد سعید الرحمٰن علوی

# علماء چھچھ کے نام

حضرات گرامی! متع اللہ المسلمین بالبقائکم

سلام مسنون!

آپ حضرات کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ آپ بہتی گنگا سے سیراب ہونے کی بجائے اپنی درخشندہ روایات کے پیش نظر حق کا علم تھامے رواں دواں ہیں۔

میں نے آپ کے علاقہ میں کم و بیش چھ سال گذارے میرا تاثر یہ ہے کہ آپ کے علاقہ کے عوام دوسرے علاقوں کی نسبت آپ سے (علماء) سے زیادہ گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ میرے خیال میں اس کا سبب مرحوم اور آپ زندہ علماء کی وہ مخلصانہ دینی خدمات ہیں، جن کی مثال شاید ڈھونڈھے سے نہ ملے۔ مرحوم اکابر میں حضرت غورغشتوی، حضرت بہبودی، مولانا قطب الدین، مولانا عبدالحنان مومن پوری اور مولانا عبدالدیان دامانی رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے اساطین امت کے نام قابل ذکر ہیں جبکہ آج کراچی سے پشاور تک آپ کے علاقہ کے علماء خدمت دین و ملت میں مصروف ہیں جن میں حضرت العلام مولانا عبدالحنان تاجک اور حضرت الشیخ مولانا عبدالقدیر، مولانا غلام ربانی جیسے فاضل بزرگ موجود ہیں۔ اس کے علاوہ مدارس کا ایک خاصا معقول سلسلہ بھی اس تعلق کا سبب ہے۔ جن میں حضرت غورغشتوی کی یادگار مدرسہ نصیریہ حضرت بہبودی کی یادگار مدرسہ رحمانیہ الحافظ غلام سرور غورغشتوی کا مدرسہ اور ویسہ کے مدارس مدرسہ تعلیم الاسلام اور تعلیم القرآن اور مدرسہ خدام الدین سلیم خان قابل ذکر ہیں۔ بالخصوص آخر الذکر (خدام الدین) جہاں ہر سال ڈیڑھ سے دو صد تک بچے زیر تعلیم رہتے ہیں اور ہر سال ۸، ۱۰ بچے حافظ قرآن ہو کر نکلتے ہیں نیز چھوٹی عمر میں ضروری دینی مسائل سے آگاہی اور جماعت کے ساتھ تعلق کی تربیت اس مدرسہ کی خصوصیات ہیں اور بلاشبہ یہی دیوبند کی روایات ہیں۔

لیکن یہ بھی امر مسلم ہے کہ جب کبھی ملک کی نظریاتی بنیادوں کے تحفظ کا وقت آیا تو میدان میں ڈٹ گئے لیکن وہی عوام جن کی آپ سے گرویدگی کل تک مثالی تھی، اس موقعہ پر دراڑ کا شکار ہو جاتی ہے۔ میرے ناقص خیال میں اس کا سبب ہر ایسے موقعہ پر بعض "نامی گرامی حضرات" کا مخالفانہ یا کم از کم عدم تعاون کا طرز عمل ہے۔ جس کا مظاہرہ ۵۱ء و ۷۰ء کے انتخابات اور ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ہو چکا ہے۔ ۵۱ء کے انتخاب میں ایک "فطری سرکار پرست" اپنے اعوان و انصار سمیت سرکاری کیمپ میں تھا۔ بعینہ جس طرح آج وہ حریم اقتدار کا پجاری بن کر نام نہاد "سربراہ" کا پنجابی ایجنٹ ہے۔ جبکہ ۷۰ء کے انتخابی چرکے ہنوز تازہ ہیں اور ۵۳ء کی تحریک میں بعض مدرس قسم کے بزرگ تدریس کے بہانے اہل حق سے الگ تھلگ رہے۔ دوسرا سبب سعی و عمل میں عدم تسلسل ہے۔ ظاہر ہے کہ ہر تحریک مطلوبہ نتائج کے لئے مسلسل جہد و عمل کا تقاضا ۴۴

۴۴ کرتی ہے۔ لیکن آپ کے یہاں وقت پر تو مثالی بھاگ دوڑ ہوتی ہے لیکن اس کے بعد اگلے وقت کا انتظار شروع کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے میں اپنے نیازمندانہ تعلقات کے پیش نظر گذارش کروں گا کہ آپ حضرات اپنی صفوں کو منظم کر کے ایسا لائحہ عمل تیار فرمائیں کہ کام مسلسل جاری رہ سکے کامیابی اسی قوم کا مقدر ہوتی ہے جو ماضی سے سبق سیکھ کر مستقبل کو سنوارنے کی فکر کرے۔ پروردگار عالم ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ کوئی لفظ سوء ادب کے مترادف ہو تو معذرت چاہوں گا۔

# آئین شریعت کانفرنس کی تیاریاں پورے جوش و خروش سے شروع ہو گئیں

## مجلس استقبالیہ کے متعدد اجلاسوں میں انتظامات پر غور و خوض کیا گیا

## یہ کانفرنس جمعیۃ کی تاریخ میں اہم سنگ میل ثابت ہو گی

لاہور۔ جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ۱۷، ۱۸ مئی کو لاہور میں منعقد ہونے والی تاریخی آئین شریعت کانفرنس کی تیاریاں پورے جوش و خروش کے ساتھ شروع ہو گئی ہیں۔ مجلس استقبالیہ نے انتظامات کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے کے لئے متعدد اجلاس کئے اور صوبائی جمعیتوں کو تفصیلی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ صوبائی جمعیتوں کی طرف سے جواب موصول ہونے پر کانفرنس کی تفصیلات کا اعلان کر دیا جائے گا۔ امیر مرکزیہ حضرت درخواستی دامت برکاتہم نے صوبائی جمعیتوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ مجلس استقبالیہ کے ساتھ بھرپور تعاون کریں اور اس کی ہدایات پر بلا تاخیر عملدر آمد کر کے مرکزی دفتر کو رپورٹ کریں۔ مجلس استقبالیہ کے ایک اجلاس کے فیصلہ کے مطابق کانفرنس کی پہلی اور آخری نشست کھلی ہو گی اور درمیان میں صرف مندوبین کے لئے بند نشستیں ہوں گی۔ کانفرنس حسب سابق دہلی دروازہ اور شیرانوالہ دروازہ کے باہر باغات میں منعقد ہو گی۔

## صحابہ رضؓ کے ناموس کے خلاف لٹریچر ضبط کیا جائے

جامع مسجد پسرور میں زیر صدارت حضرت مولانا مفتی بشیر احمد صاحب پسروری جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں درج ذیل قرارداد متفقہ طور پر پاس کی گئی۔

امسال میٹرک کے امتحان میں انگریزی کے پرچہ اے میں حضرت امیر عثمانؓ پر رکیک حملے کئے گئے ہیں۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے خصوصی توجہ سے پرچہ ترتیب دینے والے کو یہ سزا دی ہے کہ اسے صرف نااہل قرار دیا گیا ہے۔ لیکن غور طلب بات یہ ہے۔ کہ پرچہ کے مندرجات جس سے حضرت امیر عثمانؓ کی توہین ہوئی ہے وہ تمام خلافت و ملوکیت سے لئے گئے۔ جو مودودی صاحب کی تصنیف ہے۔ اس اجلاس کی رائے میں اگر اس قسم کے لٹریچر کا یہی سلسلہ چلتا رہا تو مستقبل میں آنیوالی نسل کا کلی طور پر اسلام سے برگشتہ ہونے کا اندیشہ ہے۔ اب جبکہ ہمارا سرکاری مذہب اسلام ہے حکومت کو چاہیئے کہ ماہرین کی ایک کمیٹی تشکیل دے جو جید علماء

(باقی نیچے)

علماء حق پر مشتمل ہو تاکہ وہ اس امر کا جائزہ لے کہ اسلام خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے خلاف لٹریچر کی نشاندہی کر سکے۔

## جمعیۃ ضلع بنوں کا دفتر

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل بنوں کا ایک اجلاس مسجد جعفر خاں میں زیر صدارت مولانا احمد جان منعقد ہوا جس میں ڈویژنل کنونشن کے انتظامات اور امیر تحصیل مولانا محمد ریان شاہ کے استعفے کو منظور کرتے ہوئے عبوری مدت کے لئے مولانا عبدالصمد ایم، پی، اے کو تحصیل جمعیۃ کا امیر چن لیا اور ضلعی جمعیۃ کے دفتر کیلئے اندرون لکی مروت گیٹ میں حاجی رشید خاں صاحب کا بنگلہ تجویز کیا گیا

## مولانا بنوری مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر منتخب کر لئے گئے

### حضرتؒ مولانا خان محمد صاحب نائب امیر اور مولانا محمد شریف ناظم اعلیٰ ہو گئے

### مجلس مرکزیہ کے اجلاس میں انتخاب متفقہ طور پر عمل میں لایا گیا

ملتان۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا اجلاس ۹، اپریل کو زیر صدارت حضرت الشیخ مولانا محمد یوسف بنوری دامت برکاتہم منعقد ہوا۔ جس میں ملک بھر سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے سینکڑوں مندوبین نے شرکت کی۔ مولانا عبدالرحمٰن میانوی نے تلاوت کلام پاک سے کاروائی کا آغاز کیا اور مولانا عبدالرحیم اشعر نے اجلاس کی غرض و غایت اور نئے انتخابات کی اہمیت بیان کی۔ بعد میں متفقہ طور پر مجلس مرکزیہ کے عہدہ داروں کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

| | |
|---|---|
| امیر | حضرت مولانا محمد یوسف بنوری مدظلہ کراچی |
| نائب امیر | حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کندیاں |
| ناظم اعلیٰ | مولانا محمد شریف جالندھری ملتان |
| ناظم | مولانا عبدالرحیم اشعر ملتان |
| خازن | مولانا غلام محمد " |

## ملکی استحکام و سلامتی کیلئے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ضروری ہے (مولانا اشعر)

گوجرانوالہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام شیرانوالہ باغ میں دو روزہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی مختلف نشستوں سے مجلس کے مرکزی ناظم مولانا عبدالرحیم اشعر، جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے امیر مولانا عبدالقیوم ممتاز شیعہ راہنما مولانا اظہر حسین زیدی اور اہلحدیث خطیب مولانا احسان الٰہی ظہیر کے علاوہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر حکیم عبدالرحمٰن، مولانا ضیاء الدین آزاد۔ جمعیۃ طلباء اسلام کے حافظ گلزار احمد آزاد و دیگر مقررین نے خطاب فرمایا۔ مولانا اشعر نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ملکی استحکام و سالمیت کے تحفظ کے لئے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ضروری ہے۔

آپ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی پر اسرار سرگرمیوں کی انکوائری کی جائے۔ آپ نے کہا۔ اگر حکومت نے قادیانیوں کی سرگرمیوں کا محاسبہ کیا تو یہ ملک و ملت کی سب سے بڑی خدمت ہو گی، کیونکہ قادیانی گروہ در پردہ ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں مصروف ہے۔

## جاولیاں ضلع ہزارہ میں انجمن شبان اسلام کا قیام

انجمن شبان اسلام کی ایک شاخ جاولیاں ضلع ہزارہ میں قائم کی گئی ہے۔ مقامی نوجوانوں نے انجمن کی رکنیت اختیار کر کے پروگرام پر عمل شروع کر دیا ہے۔ اور مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب کیا ہے۔

| | |
|---|---|
| صدر | شوکت زمان |
| نائب صدر | عبدالشکور |
| ناظم اعلیٰ | محرم خاں |
| ناظم اول | عبادت شاہ |
| نائب ناظم | محمد جاوید |
| خازن | محمد اقبال |
| ناظم نشر و اشاعت | گوہر مسعود |

## ایک ضروری وضاحت

جمعیۃ علماء اسلام کے علاقائی تربیتی کنونشن منعقدہ جہلم ۱۰، مارچ کی رپورٹ ترجمان اسلام کے گذشتہ شمارہ میں شائع ہوئی ہے۔ اس کے بارے میں مندرجہ ذیل وضاحت ضروری ہے۔

(۱) یہ کنونشن خواجہ محمد اسحاق صاحب کی کوٹھی کے دالان میں منعقد ہوا (۲) جلسہ عام کی صدارت مولانا محمد اکرم خطیب کھیوڑہ قائمقام ضلعی امیر نے کی اور حافظ محمد اکرم زاہد نے کوئی تقریر نہیں کی (۳) جمعیۃ کے قائمقام ضلعی ناظم اعلیٰ جناب محمد انور پاشا اور شہری ناظم جناب بابو عبدالخالق نے امیر مرکزیہ اور قائد جمعیۃ کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اعلان کرتے ہوئے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ (از (مولانا) محمد شفیع سالار ضلع)

## جمہوری حقوق بحال کئے جائیں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کی مجلس عمومی کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا امداد الحق صاحب قائمقام امیر ضلع اور خطیب چک جھمرہ منعقد ہوا جس میں ملک کی تازہ صورت حال اور جماعت کے تنظیمی امور پر غور وخوض ہوا اور مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر پاس کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کا یہ اجلاس صوبہ بلوچستان جمعیۃ علماء اسلام کے امیر و ڈپٹی اسپیکر، عظیم راہنما، محافظ ختم نبوت مولانا سید شمس الدین کی شہادت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے اور ان کی دینی، ملی سیاسی، جماعتی خدمات کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے اور ان کے بلندیٔ درجات کے لئے اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ اپنی رحمتوں سے نوازے اور جوار رحمت میں مقام عطا فرمائے۔ اور یہ اجلاس پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس کوئٹہ میں احتجاجی جلوس پر بلاوجہ پولیس فائرنگ اور جماعت کے اراکین کی گرفتاری کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس کی تحقیقات ہائیکورٹ کے جج سے کرائی جائے نیز یہ اجلاس پولیس کی فائرنگ سے شہید ہونے والوں کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہے اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتا ہے۔

(۳) یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ہنگامی حالات ختم کرکے ملک میں صحیح جمہوریت بحال کرکے عوام کے جمہوری حقوق بحال کئے جائیں آزادی تحریر وتقریر کی اجازت دی جائے اور اخبارات پر سے پابندی ختم کی جائے۔ نیز بلوچستان کا مسئلہ تشدد کی بجائے سیاسی طور پر حل کیا جائے۔ وہاں کی اکثریت کو حکومت بنانے کا حق دیا جائے۔

(۴) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا شمس الدین کے اصل قاتلوں کو فوراً گرفتار کرکے عبرتناک سزا دی جائے۔

نیز یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ جماعت اہلحدیث شیخوپورہ کے ممتاز عالم دین مولانا حافظ محمد عبداللہ کے ساتھ جو گستاخانہ سلوک کرکے توہین سنت رسول ﷺ کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ اس کے اصل مجرموں کو سزا دی جائے۔

## قائد جمعیۃ کا دورۂ صادق آباد

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب یکم مئی بروز بدھ صادق آباد ضلع رحیم یار خان تشریف لے جائیں گے۔ جہاں آپ پریس کانفرنس اور بار ایسوسی ایشن کے علاوہ ۴ بجے شام میونسپل پارک میں جلسہ عام سے خطاب کریں گے۔ صوبائی نائب امیر مولانا غلام ربانی اور طالب علم راہنما عبدالمتین چوہدری آپ کے ہمراہ ہونگے۔

## انتخاب نو جمعیۃ نارتھ ناظم آباد کراچی ۳۵

| | |
|---|---|
| صدر | مولانا عبدالسلام امام مسجد ابوذر غفاری |
| نائب صدر | جناب عبدالحی صاحب |
| جنرل سیکرٹری | مولانا قاری کفایت اللہ |
| خازن | مولانا اسلام گل |

## منڈھیالہ تیگہ میں جمعیۃ کا انتخاب

| | |
|---|---|
| سرپرست | مولانا فضل رازق صاحب |
| امیر | حافظ فتح محمد صاحب |
| نائب امیر | مولوی عبدالرزاق صاحب |
| ناظم اعلیٰ | حافظ محمد اقبال صاحب |
| ناظم ۲ | قاری عبدالستار صاحب |
| خازن | مولانا عبدالشکور صاحب |
| سالار | محمد اصغر صاحب |

## حافظ محمد صادق کا عزم فورٹ سنڈیمن

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کے ناظم حافظ محمد صادق گذشتہ دنوں مجاہد اعظم شہید اسلام مولانا شمس الدین کے والد مولانا محمد زاہد صاحب سے تعزیت کرنے فورٹ سنڈیمن گئے اور وہاں پر جماعتی احباب سے بھی بات چیت کی۔

## جمعیۃ شبان اسلام کی کامیابی

گذشتہ دنوں یکم اپریل ۱۹۷۴ء کو ضلع گوجرانوالہ تھانہ قلعہ دیدار سنگھ کے مشہور گاؤں ادھو والی کے چند مرزائیوں نے گاؤں کے نوجوانوں کی مقامی تنظیم جمعیۃ شبان اسلام کے ناظم اعلیٰ حافظ گلزار احمد متعلم مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ اور حافظ محمد رفیع صاحب انور نائب ناظم جمعیۃ کے خلاف تھانہ قلعہ دیدار سنگھ میں رپورٹ درج کروائی تو تھانیدار صاحب ہمراہ دو سپاہیوں کے تشریف لائے۔ حالات سے آگاہی اور مرزائیوں کی شاطرانہ چال کو ملاحظہ کرنے کے بعد تھانیدار صاحب نے مرزائیوں سے لکھوایا کہ وہ آئندہ کبھی قانونی کاروائی نہیں کریں گے۔ اس کے بعد ادھو والی سے چوہدری بہادر حسین صاحب دبردین صاحب چوہدری نوردین وعلی حسین صاحب اور موضع بڈو کی کے چوہدری عبدالعزیز صاحب اور چوہدری کمال دین صاحب سابق چیئرمین یونین کونسل ادھو وال نے مرزائیوں کو متنبہ کیا کہ یہ تمام فساد ایک مرزائی استانی کی وجہ سے ہوا ہے لہذا اس کا فوراً یہاں سے تبادلہ کردیا جائے کیونکہ ادھو وال کے غیور مسلمان کسی قیمت پر اپنی مسلمان بچیوں کو غیر مسلم مرزائی استانی سے پڑھانا گوارا نہیں کرتے

## جمعیۃ ضلع خضدار کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام خضدار کا ایک اہم اجلاس ہوا جس میں قائمقام امیر جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان مولانا ابوبکر صاحب نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں ضلع خضدار جمعیۃ علماء اسلام کا مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔ کیونکہ حال ہی میں قلات سے الگ کرکے خضدار کو مستقل ضلع قرار دیا گیا ہے۔

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا احمد صاحب |
| نائب امیر | حاجی غلام رسول سمالانی |
| جنرل سیکرٹری | مولانا عبدالمالک میراجی |
| ناظم نشر واشاعت | |
| ناظم | مولانا قمرالدین صاحب فیروزآبادی |
| خازن | مولوی محمد عالم |

## دفتر ختم نبوت کا قیام

استہ محمد میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل کردی گئی ہے۔ اور اس سلسلہ میں دفتر کا قیام بھی عمل میں آیا ہے۔ جماعت کی تشکیل اور دفتر ختم نبوت کا افتتاح مرکزی مبلغ مولانا عبداللطیف صاحب نے گذشتہ روز استہ محمد کے دورہ کے موقعہ پر کیا۔

استہ محمد مجلس تحفظ ختم نبوت حسب ذیل عہدیدار ہوں گے۔

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا قاضی محمد فاروق صاحب خطیب استہ محمد |
| نائب امیر | مولانا محمد عالم صاحب مہتمم مدرسہ بدر العلوم |
| ناظم اعلیٰ | جناب عبدالصمد صاحب کلاتھ مرچنٹ |
| ناظم تبلیغ | مولانا جان محمد صاحب صدر مدرس بدر العلوم |
| خزانچی | جناب عبدالرحمٰن صاحب پٹھان |
| سیکرٹری اطلاعات | عبدالجلیل ایجنٹ اخبارات |

## پنجاب یونیورسٹی پر قادیانیوں کا حملہ

شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی ہوسٹل ۹ نیو کیمپس سے جناب غلام حیدر نے پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس کے قریب قادیانی حضرات کی تخریبی سرگرمیوں پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے اور بتایا ہے کہ قادیانی یونیورسٹی کے نیو کیمپس کے قریب دارالسلام کے نام سے اڈہ قائم کر رہے ہیں۔ جس میں ایک مسجد، چند کوارٹرز اور دو منزلہ وسیع عمارت تعمیر ہو رہی ہے اور یہ سارا پلان ایک اکیڑ میں تیار کیا جارہا ہے۔ مبینہ طور پر ایک تعلیمی ادارہ، ہوسٹل اور اشاعتی ادارہ بھی اس پلان میں شامل ہے اور قادیانیوں نے ابھی سے نیو کیمپس میں اپنے لٹریچر کی وسیع پیمانے پر تقسیم شروع کر رکھی ہے

جناب غلام حیدر نے حکومت پنجاب کو اس طرف متوجہ کیا ہے اور کہا ہے کہ اس فتنہ پر ابھی سے قابو پایا جائے اور نئی پود کو قادیانیت کے مکروہ ہتھکنڈوں سے بچانے کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں۔

## حافظ فخر الاسلام کی واپسی

جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ کے امیر حافظ فخر الاسلام صاحب عمرہ کی ادائیگی کے بعد ہنگو ضلع کوہاٹ واپس پہنچ گئے ہیں۔ واپسی پر کارکنان جمعیۃ نے ان کا شاندار خیر مقدم کیا۔

# طلباء کی سرگرمیاں

## جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے زیر اہتمام
## ڈپٹی سپیکر مولانا سید شمس الدین شہیدؒ کی یاد میں
## مختلف شہروں میں تعزیتی جلسے اور قراردادیں

رپورٹ قاضی محمد اشرف

### مردان

جمعیۃ طلباء اسلام گورنمنٹ کالج مردان کا ایک تعزیتی اجلاس زیر صدارت اعجاز احمد صدر جمعیۃ مردان منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک ہوا۔ جمعیۃ طلباء اسلام مردان کے صدر اعجاز احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا سید شمس الدینؒ کی شہادت سے جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کی تلافی ہونی مشکل ہے۔ ہم سب کو چاہیئے کہ جس طرح مولانا سید شمس الدین شہیدؒ نے آمریت کے خلاف ڈٹ کر مقابلہ کیا اور تمام زندگی اسلامی نظام کے لئے وقف کر دی تھی۔ ہم بھی ان کے نقش قدم پر چلیں۔

قرارداد۔ جمعیۃ طلباء اسلام گورنمنٹ کالج مردان کا یہ اجلاس مولانا سید شمس الدین شہیدؒ کے قتل پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ اس کی تحقیقات ہائیکورٹ کے کسی جج سے کرائی جائے تاکہ وہ غیر جانبدارانہ تحقیقات کر سکے۔

### ساہیوال

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع ساہیوال کا ایک اجلاس جامعہ رشیدیہ غلہ منڈی ساہیوال میں منعقد ہوا۔ جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے صدر رانا شمشاد علی خاں نے خطاب کرتے ہوئے مولانا شمس الدین کے سنہری کارناموں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے طلباء پر زور دیا کہ آپ مولانا سید شمس الدینؒ کی زندگی کو مشعل راہ بنائیں۔ بعد میں مختلف کالجز کے طلباء نے جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت اختیار کی۔

### ضلع ساہیوال کا کنونشن

یکم مئی ۱۹۷۴ء بروز بدھ ۸ بجے صبح جمعیۃ طلباء ضلع ساہیوال کا ایک روزہ کنونشن (بمقام) جامعہ رشیدیہ غلہ منڈی میں منعقد ہوگا۔ جس میں طالب علم راہنما رانا شمشاد علی اور عبدالمتین چوہدری کے علاوہ مرکزی راہنماؤں کی شرکت بھی متوقع ہے۔ جمعیۃ طلباء اسلام ضلع ساہیوال کے صدر محمد صفدر چوہدری نے تمام شاخوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس کنونشن کے لئے بھرپور کوشش کریں اور سالانہ رپورٹ بھی تیار کر کے ہمراہ لائیں۔ یہ اجلاس اراکین جمعیۃ طلباء اسلام کا ہوگا۔ اس کے علاوہ کسی بھی شخص کو شرکت وشمولیت کی اجازت نہیں ہوگی۔

(محمد صفدر چوہدری)

### چوک منڈا ضلع مظفر گڑھ

چوک منڈا جمعیۃ طلباء اسلام کا ایک تعزیتی اجلاس زیر صدارت جناب محمد زاہد صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز حافظ حسن علی صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے کیا مقررین نے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اور مندرجہ ذیل قرارداد پیش کی۔

جمعیۃ طلباء اسلام چوک منڈا کا یہ اجلاس حضرت مولانا شمس الدین شہیدؒ کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے پرزور مطالبہ ہے کہ وہ فوراً اس کی تحقیقات کرا کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔

### شہداد پور ضلع سانگھڑ

گزشتہ دنوں جمعیۃ طلباء اسلام شہداد پور ضلع سانگھڑ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا شمس الدین شہیدؒ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا اور ان کی دینی دملی خدمات کو سراہا گیا اور ایک قرارداد کے ذریعہ اس بات کا پرزور مطالبہ کیا گیا کہ حضرت مولانا کے قتل کی تحقیقات کرا کر مجرموں کو سخت ترین سزا دی جائے اور حضرتؒ کی وفات پر شدید غم وغصہ کا اظہار کیا گیا مزید یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ بلوچ عوام پر مظالم فوراً بند کئے جائیں اور ان کے حقوق بحال کئے جائیں۔ اجلاس کے آخر میں مولانا کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔ اور ان کے پسماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا گیا۔ دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا

### شورکوٹ ضلع جھنگ

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع جھنگ ناظم نشریات حافظ عبداللطیف عثمانی نے ضلع جھنگ کا تنظیمی دورہ کیا اور مختلف مقامات پر طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ملک جس نازک دور سے گذر رہا ہے طلباء کو چاہیئے کہ وہ میدان عمل میں آئیں اور اس ملک میں لارڈ میکالے کے نظام تعلیم کو ختم کر کے اس کی جگہ اسلامی نظام تعلیم کا نفاذ کرنے کی سعی کریں۔ انہوں نے تمام ضلعی شاخوں سے اپیل کی کہ نشرو اشاعت کو بہتر بنانے کے لئے بھرپور کوشش کریں۔ اس کے لئے انہوں نے ہر جمعیۃ ضلع جھنگ کا دورہ کرنے کا اعلان کیا۔ آخر میں ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ ڈپٹی اسپیکر بلوچستان حضرت مولانا شمس الدین صاحب شہیدؒ کے قتل کی فوراً تحقیقات کرائی جائے۔ اور مجرموں کو گرفتار کر کے ان کو عبرتناک سزا دی جائے۔

### لاڑکانہ (سندھ)

جمعیۃ طلباء اسلام لاڑکانہ کے کنوینر خالد محمود خادم نے ایک اخباری بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ بلوچستان میں اقلیتی گروپ کی حکومت ختم کر کے اکثریتی پارٹی کو حکومت بنانے کی دعوت دی جائے ورنہ بلوچستان کے تمام تر حالات کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔ مزید حضرت مولانا سید شمس الدین شہیدؒ کے قتل کی فوراً تحقیقات کرائی جائے اور خنجر اسلام فلم پر پابندی لگائی جائے۔

### صوبائی مجلس عمومی کا اجلاس

صوبائی مجلس عمومی جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کا جو اجلاس مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۷۴ء کو صوبائی امیر جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے انتخاب کے لئے منعقد ہونا تھا۔ اب وہ ۸ مئی ۱۹۷۴ء بروز چہار شنبہ (بدھ) بوقت ۹ بجے دن مدرسہ عربیہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ میں منعقد ہوگا جس میں صوبائی امیر جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے انتخاب کے علاوہ بلوچستان کے سیاسی حالات پر غور وخوض کیا جائیگا

نیز جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کا صوبائی کنونشن اور تربیتی کورس ۲۸ اپریل ۱۹۷۴ء کی بجائے اب ۷ مئی ۱۹۷۴ء بروز منگل مدرسہ عربیہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ میں منعقد ہوگا جس میں حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی وحضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے علاوہ دیگر اکابرین جمعیۃ علماء اسلام و رہنمایان جمعیۃ طلباء اسلام اندرون وبیرون صوبہ بلوچستان شرکت کریں گے۔ (حاجی محمد زمان اچکزئی)

## تعارف و تبصرہ

(حافظ مقصود احمد اہولی)

نام کتاب: مفتی محمود کی سیاست
مصنف: نور الحق قریشی
پبلشر: مکتبہ جامعہ ربانیہ ملتان
قیمت: آٹھ روپے

اس دور ابتلاء میں جبکہ پروپیگنڈا کے زور سے حقیقت خرافات میں مسخ ہو رہی ہے "مفتی محمود کی سیاست" ایک ایسا سیاسی اور علمی سرمایہ ہے۔ جس کا بنظر غور مطالعہ ہر پاکستانی کو کرنا چاہیئے۔ اس میں تشکیل پاکستان سے لیکر تقسیم پاکستان تک کے ان خفیہ رازوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔ جن کو معلوم کر کے ان کے اعادہ سے بچنا پاکستانی قوم کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اسی ضمن میں جمعیۃ کے اکابرین کی ان مساعی کا تذکرہ بقید حوالہ جات درج ہے جو انہوں نے سقوط ڈھاکہ کے سانحہ کو روکنے کے لئے کیں اور ان عوامل کی نشاندہی بھی موجود ہے۔ جو اس سانحہ کو عملی شکل دینے کی محرک، ممد اور معاون ثابت ہوئیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ مفتی محمود نے اپنی وزارت علیا کے مختصر دور میں کیا کچھ اصلاحات کیں اور کن عوامل نے ان کو کس طرح سبوتاژ کرنے کی کوشش کی۔ مفتی محمود کی سیاست پر جو اعتراضات کئے گئے ہیں ان کا مدلل جواب بھی اس کتاب میں ملے گا۔ پاکستان کے بہی خواہوں کے لئے عموماً اور جمعیۃ کے منشور سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے خصوصاً اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔

کتابت و طباعت عمدہ ہے اور انداز بیان شگفتہ ۱۸۷ صفحات کی اس کتاب کی قیمت نہایت مناسب ہے۔

نام کتاب: مفتی محمود کا دور حکومت
مصنف: اشفاق ہاشمی
ناشر: ہاشمی پبلیکیشنز، شام نگر لاہور
قیمت: سوا دو روپے

عوامی حکومت کے نامہ اعمال میں جہاں اور نیکیاں لکھی جائیں گی۔ ان میں مفتی محمود ایسے مرد قلندر کے ساتھ خدا واسطے کا بیر بھی ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ مفتی صاحب کی خدمات جلیلہ سے فائدہ اٹھایا جاتا اور مساوات محمدی کو عملی جامہ پہنانے میں جو شخص بھی ممد و معاون ہو، اس سے تعاون کیا جاتا۔ لیکن قوم اور ملک کی بدقسمتی ہے کہ دین کے نام لیواؤں اور اسلامی نظام کے نافذ کرنے والوں کو چین سے بیٹھنے نہیں دیا جاتا۔ اگر طوعاً و کرہاً انہیں اقتدار ان کے ہاتھ میں دینا پڑے تو پھر ہر جائز طریقہ سے ان کی مساعی کو ناکام بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ زیر نظر کتاب بھی مفتی محمود کے دور حکومت میں جو کچھ ہوا اس کی مختصر مگر جامع روداد ہے۔ مفتی صاحب کی اصلاحات کو سبوتاژ کرنے کے لئے جو عوامل کارفرما تھے، ان کی لطیف نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ کتاب کا مطالعہ ثابت کرے گا۔ مفتی محمود نے انتخابی مہم میں جو نعرہ اسلامی نظام کے نفاذ کا لگایا تھا۔ اسے اپنے مختصر دور حکومت میں کہاں تک پورا کر دکھایا۔ موجودہ دور میں جبکہ حقیقتوں کو مسخ کر کے پیش کیا جا رہا ہے۔ اس مرد درویش کے خلاف بے سروپا الزامات لگائے گئے اور لگائے جا رہے ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ ان کی قلعی کھول دے گا۔

طباعت و کتابت عمدہ ہے۔ انداز بیان شگفتہ اور مدلل۔ ان سب باتوں کے باوجود قیمت بالکل واجبی ہے۔

## بقیہ سردار عبدالقیوم

نے فراخدلی کیا ہے تو

کہ برایں عقل و دانش ببایدگریست

جہاں تک قادیانیوں کے بارے میں قرارداد کا تعلق ہے تو ہاشمی صاحب کو یہ ڈھونگ کیوں نظر آتا ہے۔ کیا سردار صاحب اس قرارداد سے دست بردار ہو گئے ہیں یا اس کے بارے میں وہ مخلص نہیں ہیں؟ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ وقت آنے پر اس قرارداد کے تقاضے کو پورا کر دیا جائے گا۔ جب تک ان کا عہد حکومت باقی ہے اس وقت تک اس کے بارے میں ڈھونگ کہنا بے قبل از وقت واویلا کرنا ہے۔ مجھے امید ہے۔ ہاشمی صاحب میری ان گذارشات کو انصاف کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

## ضلعی جمعیۃ لائلپور کا انتخابی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کے امیر حضرت مولانا مفتی محمد یوسف الحسینی کی وفات کے بعد نئے امیر کے انتخاب کے لئے ضلعی جمعیۃ کا انتخابی اجلاس یکم مئی ۱۹۷۴ء بروز بدھ بعد نماز عشاء جامع مسجد انوری سنت پورہ میں منعقد ہوگا۔ جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ گیلانی بھی اجلاس میں شرکت فرمائیں گے۔

(محمد اختر صدیقی جنرل سیکرٹری ضلعی جمعیۃ لائلپور)

# مسئلہ ختم نبوت

## علم و عقل کی روشنی میں

... محمد طیب کشمیری درجہ تخصص فی الدعوۃ والارشاد ... [illegible]

### قسط نمبر ۴

اور دوسرے آٹھ حوالوں میں فطرتی طور پر انکار نبوت کا جو نتیجہ و ثمرہ نکلتا تھا امت قادیانی نے اس کو بڑی صراحت اور وضاحت سے بیان کیا جیسا کہ ہم قبل ازیں اس پر انکار نبوت کے نتیجہ پر تفصیل سے لکھ آئے ہیں۔ اور یوں انگریز کے اس خود کاشتہ پودے نے وحدت اسلامی کو پارہ پارہ کرنے کی پوری پوری کوشش کی۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ تیرہ سو سال میں یہودی اپنی پوری قوت صرف کرکے اسلام کو اتنا نقصان نہیں پہنچا سکے۔ جو مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت نے اسلام کا نام لے کر اس کو پہنچایا ہے۔ اب مسئلہ کو ذرا تاریخی نکتہ نگاہ سے دیکھئے۔

## امت محمدیہ میں سب سے پہلا اجماع

تاریخ اسلام کا مطالعہ اور ورق گردانی کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ اُمت محمدیہ میں اگر سب سے پہلے کسی مسئلہ پر اجماع ہوا تو یہی مسئلہ ختم نبوت ہے۔ اور پوری اُمت باہمی اختلافات کثیرہ کے باوجود اس پر متفق چلی آئی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آخری نبی ہیں۔

اب کسی نبی کی بعثت نہ ہوگی۔ اور نہ نبوت کی کوئی قسم باقی ہے۔ بلکہ قصرِ نبوت اپنے جملہ محاسن اور خوبیوں کے ساتھ مکمل ہو گیا ہے۔ اسی طرح امت محمدیہؐ کا یہ بھی متفقہ فیصلہ رہا۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کا نہ آنا اسی طرح "ضروریات دین" میں سے ہے جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نبی اور رسول ہونا، قرآن کا کتاب اللہ ہونا۔ اور قیامت کا قائم ہونا وغیرہ وغیرہ۔ اسی لئے نبوت کے مدعیوں کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو ہمیشہ دائرہ اسلام سے خارج سمجھا اور ان کے ساتھ ہمیشہ وہی معاملہ کیا گیا، جس کے مرتدین اور زنادقہ مستحق ہوتے ہیں۔ بلکہ تاریخ شاہد ہے کہ ان کے ساتھ دوسرے زندیقوں اور مرتدوں سے زیادہ سخت معاملہ کیا گیا۔

**مذکورہ بالا** سطور دیکھنے کے بعد ہر خاص و عام یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوگا کہ مسئلہ کے اسقدر بدیہی، قطعی اور اجماعی ہونے کے ساتھ اس پر دلائل و براہین جمع کرنا درحقیقت ایک بدیہی کو نظری اور ایک کھلی ہوئی حقیقت کو پیچیدہ بنانے کے مترادف ہے۔ لیکن اشقیاء ازلی نے ہمیشہ اس مسئلہ کی اہمیت اور قدر و منزلت کو کم کرنے اور نبوت کو رحمت و نعمت بنا کر اجرائے نبوت کے پُرفریب اور دلکش عنوان کے تحت مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور وحدتِ اسلامی کو پارہ پارہ کرنے کی ناپاک کوششیں کیں۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے اتباع و اذناب نے تعلیمات اسلام سے عام جہالت و غفلت اور مغربی علوم سے متاثر دینی تعلیم سے بیگانہ افراد کی ناواقفیت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اس بدیہی اور اجماعی مسئلہ میں خلاف و شقاق کا دروازہ کھولا اور اپنے معنوی آباء کی پیروی میں اسلام میں رخنہ اندازی کرنے اور تاویلاتِ رکیکہ کا سہارا لے کر مسئلہ ختم نبوت کو مسلمانوں کے دل و دماغ سے نکالنے اور اس کی اہمیت اور قدر و منزلت کو کم اور بے وزن بنانے اور شکوک و شبہات ان کے دلوں میں ڈالنے کی ناپاک کوشش کی۔ اس لئے اہل علم حضرات کو اس طرف متوجہ ہونا پڑا۔ تاکہ قرآن و حدیث اور اجماع امت کی روشنی میں اس مسئلہ کو عام فہم اور سادے الفاظ میں عوام الناس کے سامنے پیش کیا جائے اور ان کے دلوں میں سے شکوک و شبہات کو دور کیا جائے۔

## تعارف و تبصرہ

کتاب۔ مولانا ابوالکلام آزادؒ نے برصغیر پاک و ہند (و بنگلہ دیش) کے بارے میں کیا کہا تھا؟

مرتب:۔ احمد حسین کمال

ناشر:۔ جمعیت اکادمی سی ۱۵۳۔ کورنگی ۲۔ کراچی ۳۱

**مولانا ابوالکلام آزادؒ** اپنے وقت کی ایک عبقری شخصیت تھے۔ سیاسیات عالم پر جو عبور ان کو حاصل تھا۔ دوست دشمن سب اس کے قائل تھے۔ تحریک آزادی اور انگریز کو اس ملک سے نکلنے پر مجبور کرنے میں مولانا کی مساعی کو خصوصی دخل تھا۔ اس جدو جہد آزادی میں ان کا نقطہ نظر مسلم لیگ سے یکسر مختلف تھا۔ تا آنکہ کہنے والوں نے ان کے متعلق یہاں تک کہدیا ہ

وائے بر عشقے کہ نار او فسرد

درحرم نا ئید و در بت خانہ مرد

لیکن وقت نے ثابت کر دیا کہ مولانا ابوالکلام نے جو کچھ کہا تھا وہ سب کچھ درست ثابت ہو رہا ہے۔

**مثلاً** صفحہ ۳۲ پر مولاناؒ کی ایک تقریر کا یہ حوالہ درج ہے ..... مسلمان مشرق اور شمال مغرب کے علاقوں میں اکثریت میں تھے۔ لیکن یہ دونوں علاقے کسی جگہ بھی ایک دوسرے سے ملحق نہیں۔ اور یہاں کے باشندے مذہب کے سوا ہر لحاظ سے ایک دوسرے سے قطعاً مختلف ہیں۔ یہ بات کہ صرف مذہبی یگانگت، دو ایسے علاقوں کو متحد رکھنے کے لئے کافی ہے جو جغرافیائی، معاشی، لسانی اور معاشرتی اعتبار سے ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہوں، فریب دہی اور خود فریبی سے کم نہیں ہے۔ اس قسم کے متعدد حقائق کی پیش گوئی زیرِ نظر کتاب میں کی گئی ہے۔

مزید برآں مولانا کا تعارف ایسی یگانہ ہستیوں نے کرایا جن کو مولانا کو نہایت قریب سے دیکھنے کا اتفاق ہوا مثلاً خواجہ حسن نظامی قلمی تصویر کے تحت لکھتے ہیں..... دہلی کے رہنے والے ہیں۔ ایک بڑے پیر کے بیٹے ہیں۔ مگر پیری مریدی کے زیادہ دلدادہ نہیں۔ قوم سید، پیشہ آزادی اور بے نیازی۔ حافظے کی قوت بے مثال۔ تصور کی طاقت چیونٹی کی ناک اور چیل کی آنکھ سے بڑھی ہوئی۔ تحریر و تقریر کے خود مختار بادشاہ۔ نازک مزاجی میں تاناشاہ۔ سیاست دانی میں ہر ہندو مسلمان سے سو قدم آگے.....

اگرچہ تاریخی غلطیوں کا ازالہ ممکن نہیں لیکن کتاب کے مطالعہ سے ایسی غلطیوں کا اعادہ رُک سکتا ہے۔

کتابت و طباعت عمدہ اور دیدہ ز[illegible] کے تقاضے کے مطابق قیمت ۱۲ [illegible]

(حافظ مق[illegible]

جمیعۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے علاقائی تربیتی کنونشنوں کی رپورٹ آئندہ شمارہ میں عبدالستار روہی کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں